احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 157 ہفتہ- 16 صفر- 1416ھ' 15 وفا 1374ہش' 15 جولائی 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت بروفات مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ

○ جماعت احمدیہ برطانیہ کیلئے یہ خبر بہت افسوس اور غم کاموجب ہوئی کہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام بیت الفضل لندن و مشنری انچارج انگلستان مورخہ 14- جون 1995ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔

آپ سلسلہ کے ابتدائی واقفین میں سے تھے۔ انگلستان میں انہوں نے 1946ء سے 1950ء تک بطور امام بیت الفضل لندن خدمت دین کی توفیق پائی۔ انگلستان سے واپسی کے بعد مرکز سلسلہ میں بطور وکیل اعلیٰ- اور وکیل الزراعت خدمات سرانجام دیں۔ 1955ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی علاج کی غرض سے یورپ تشریف لائے تو اس موقعہ پر مکرم چوہدری صاحب کو حضرت صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری کے فرائض ادا کرنے کا موقع ملا۔ 1962ء میں انہوں نے سوئٹزرلینڈ کے مشن کا چارج سنبھالا- اور 1975ء تک وہاں مربی انچارج رہے۔ بعد میں زیورچ کو ہی اپنا مسکن بنائے رکھا۔ اس طرح ایک دیرینہ مربی سلسلہ کو تاحیات سوئٹزرلینڈ میں احمدیت کی خدمت کی توفیق میسر رہی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 16- جون 95ء کو جمعہ کے بعد ان کا جنازہ غائب پڑھایا۔ حضرت صاحب نے جماعت کو ان کی افسوسناک رحلت کی خبر پہنچاتے ہوئے فرمایا کہ "وہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ دل موہنے والی صفات تھیں۔ اور سب سے زیادہ دلچسپ صفت سچائی تھی۔ بالکل سچے۔ صاف اور کھرے انسان تھے۔ کوئی ٹیڑھے پن کی رگ نہ تھی۔ (موصوف) ایک لمبے عرصہ سے کینسر کے مریض تھے۔ مگر محض اعجازی طور پر زندہ تھے۔ زندگی میں بھی "زندگی" کا اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کانشان بنے رہے۔ اور آخر میں بھی ہمیں امید بھاری ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی رحمت کا مظہر بنائے رکھے گا۔

جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ مکرم چوہدری صاحب کی وفات پر حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- مکرم چوہدری صاحب کی اہلیہ مکرمہ کلثوم صاحبہ اور دیگر لواحقین کی خدمت میں دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔

ہم ہیں اراکین مجلس جماعت احمدیہ برطانیہ

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا میں جس قدر بیہودگی ہوتی ہے ہیں اسی قدر اثر کم ہوتا ہے۔ یعنی اس کی استجابت ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص ہے کہ اس کا گذارہ ایک دو روپیہ روزانہ میں بخوبی چل سکتا ہے لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کا سوال بیہودہ ہوگا۔ یہ ضروری امر ہے کہ ضرورت حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کی جاوے۔ جب کسی کی مصیبت کا خط آتا ہے اور اس میں دعا کی درخواست ہوتی ہے تو دیکھا گیا ہے کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے، لیکن دوسری بیہودہ درخواستوں میں اس قدر دل نہیں لگتا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۸۳)

حقیقی عبد فرمانبردار اور محسن ہوتا ہے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

اللہ تعالیٰ کے فضل تم پر اسی وقت تک نازل ہوتے رہیں گے جب تک کہ تم اپنے دلوں میں بے مائیگی اور نیستی کا احساس پوری شدت کے ساتھ قائم رکھوگے۔ الٰہی سلسلوں کے دو امتیازی نشان ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ الٰہی سلسلوں میں داخل ہونے والا اور اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کا فرد (اللہ کا فرمانبردار) ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ وہ عبد محسن ہوتا ہے۔

میں نے جو آیت ابھی تلاوت کی ہے اس میں ان دونوں باتوں کی طرف اشارہ ہے (دین حق) نام ہے اس بات کا کہ انسان کا اپنا کوئی ارادہ باقی نہ رہے اور اس پر ایک موت وارد ہو جائے۔ انسان اپنی تمام خواہشات کے ساتھ اور اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اپنے رب کے پاؤں پر گر جائے اور اس سے یہ کہے کہ اے میرے پیدا کرنے والے محبوب! جو کچھ مجھے ملا.........وہ تیرے فضل سے ملا۔ جو کچھ مجھے مل رہا ہے وہ تیرے فضل سے مل رہا ہے اور جو کچھ مجھے ملے گا۔ وہ بھی تیرے فضل سے ہی ملے گا۔ کیونکہ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔ میری آنکھ صرف اس وقت دیکھ سکتی ہے۔ جب تیرا فضل اسے کہے کہ وہ دیکھے۔ میری زبان صرف اس وقت بول یا چکھ سکتی ہے۔ جب زبان پر تیرا حکم نازل ہو کہ وہ بولے اور لذت اور سرور حاصل کرے۔ اسی طرح میرے کانوں کی شنوائی بھی تیری رحمت کی محتاج اور میرے حواس کی حس بھی تیرے فضل کے بغیر زندہ اور قائم نہیں رہ سکتی۔ اے خدا! تو نے ہمیں بہت کچھ دیا ہے۔ تو قادر و توانا ہے اور بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ہماری امیدوں سے بھی زیادہ ہماری توقعات سے بھی زیادہ' ہمارے تخیل اور تصور سے بھی زیادہ دے سکتا ہے۔ ہمیں جو کچھ بھی مل سکتا ہے' وہ تیری رحمت کے طفیل ہی مل سکتا ہے۔ ہم تیرے حضور جھکتے اور تیری رضا کی خاطر اور تیرے وصال کے لئے تیری محبت پانے کے لئے ہم اپنے اوپر ایک موت وارد کرتے ہیں۔ اے زندہ اور زندگی بخش! تو ہماری اس موت کو اپنی راہ میں قبول کر اور ہمیں وہ زندگی دے جس پر فرشتے بھی رشک کریں۔

(از خطبہ ۱۵ جنوری ۱۹۷۱ء)

"جماعت احمدیہ کے نوجوان"

حضرت امام جماعت الثانی فرماتے ہیں:

آپ لوگ اپنے ذرائع 'علم' حیثیت' کی کمی پر نگاہ نہ رکھیں۔ یہ موجودہ جماعت جن ذرائع سے بنی ہے وہ اس وقت کے ذرائع سے بہت کم تھے۔ اور جب لوگ کئی لاکھ کو کھینچ کر سلسلہ میں لے آئے ہیں تو یہ کئی لاکھ کئی کروڑ کو کیوں نہ لائیں گے۔ تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے ایک رویا دیکھی کہ میں خطبہ پڑھ رہا ہوں جس میں کہتا ہوں ہمیں اپنے بچوں کی صحت کا خاص خیال رکھنا چاہئے کیونکہ اس وقت جو بوجھ ہمارے کندھوں پر ہے اس سے ہزار گنا بوجھ ان کے کندھوں پر ہوگا۔ پس ہماری آئندہ پیدا ہونے والی نسلیں دیکھیں گی کہ دنیا کی زبردست طاقتیں اور قوتیں یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گی کہ اب احمدیت کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔ مگر خدا تعالیٰ اسی پر راضی نہ ہوگا۔ وہ جماعت کو اور بڑھاتا جائے گا۔

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء

○ اگر آپ نے الفضل کا یکم جولائی 1995ء کا شمارہ نہیں دیکھا تو آپ ضرور دیکھیں اس میں آپ کی رہنمائی کے لئے ایک مضمون شامل ہے۔

(ادارہ)

درخواست دعا

○ عزیزہ شاہدہ مسعود صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب (وفات یافتہ) کراچی گردہ میں تکلیف کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کرکے دکھاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
اڑھائی روپیہ

15- وفا 1374 ھش 15 - جولائی 1995ء

ہمدردی - معاشرہ کی مضبوطی

ہجوم میں لوگ ایک دوسرے کو زیادہ جانتے بھی نہیں ایک دوسرے کا زیادہ خیال بھی نہیں رکھتے۔ ایک دوسرے سے زیادہ ہمدردی بھی نہیں کرتے۔ لوگ تو موجود ہوتے ہیں لیکن ہجوم کی صورت میں۔ اس کے برخلاف معاشرہ بھی لوگوں کے ایک جگہ رہنے کا نام ہے۔ لیکن وہاں لوگ ایک دوسرے کا حال پوچھتے ہیں ایک دوسرے کے کام آتے ہیں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اور جتنا زیادہ وہ آپس کے تعلقات کا اظہار کرتے ہیں اتنا ہی اس معاشرے کو بہتر کہا جا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسانوں کے تعلقات کو مضبوط کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ایک دوسرے سے ہمدردی ہے۔ جس کا آغاز ایک دوسرے کا حال پوچھنے سے ہوتا ہے۔ جب ہم ایک دوسرے کا حال پوچھتے ہیں تو اپنی کیفیت بیان کرتے ہیں۔ اور دوسرے کی کیفیت سے آگاہ ہو جاتے ہیں۔ اور اگر ایسا ہونے پر ہمارے دل میں محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوں تو یہ معاشرے کی بہتری اور مضبوطی کی دلیل ہوتی ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ کوئی معاشرہ ایسا نہیں جہاں تمام لوگ ایک جیسے ہوں۔ کچھ اچھے ہیں۔ کچھ کم اچھے ہیں اور کچھ برے بھی ہیں۔ لیکن اچھا معاشرہ ہم اس معاشرے کو کہیں گے جہاں اچھائی زیادہ ہو اور برائی کم۔ اول تو برائی ہونی ہی نہیں چاہئے۔ لیکن اگر ہو تو کم ہو۔ تاکہ معاشرے پر نیکی کی چھاپ نظر آئے۔ اور اگر یہ چھاپ نظر آئے تو ہر فرد خوش بھی ہوگا اور خوشحال بھی۔ کیونکہ خوش حالی کا وسائل سے تو تعلق ہے ہی لیکن خوشی سے بھی تعلق ہے۔ انسان خوش ہو تو سمجھتا ہے کہ اس کے پاس سب کچھ ہے۔ اور خوش نہ ہو تو سب کچھ ہونے کے باوجود اسے اس بات کا احساس رہتا ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہے وہ بے فائدہ ہے۔ اس ساری بات سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ معاشرے کو سب سے زیادہ ضرورت ایک دوسرے سے ہمدردی کی ہے۔ اور ہمدردی کو ہمیں اپنا ہدف بنا لینا چاہئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں (عبادت) میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں تو یہ چاہتا ہوں کہ (عبادت) توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں۔ تو فائدہ پہنچاؤں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے"۔

شدتِ گرما کے یہ ایام ہیں
بادلے کتے سے ڈرنا چاہئے
آپ خود اپنی حفاظت کیجئے
ٹھیک رستے سے گذرنا چاہئے

ابوالاقبال

○

گر منہ سے ہر اِک لفظ کی تصویر بولتی
ہر خط میں میرے پیار کی تحریر بولتی

دی فصلِ گُل نے اہلِ چمن کو زبانِ رنگ
ہر پُھول ہر کلی کی ہے تنویر بولتی

وہ دیکھتے کبھی جو کرم کی نگاہ سے
خود فرطِ شوق سے مِری تصویر بولتی

مانا کہ مَیں خرد کی نظر میں حقیر ہوں
شہرِ جنوں میں ہے مِری توقیر بولتی

سمجھا تھا ہم نے جن کو علامت بہار کی
ان چہروں پر خزاں کی ہے تصویر بولتی

مظلوم کو بھی ملتی اگر طاقتِ بیاں
خنجر سے پہلے شہ رگِ نخچیر بولتی

نوکِ قلم نصیؔر کا خنجر سے کم نہیں
اکثر سُنی ہے ہم نے وہ شمشیر بولتی

نصیر احمد خان

سیکرٹری صاحبان تحریک جدید کے وسعت پذیر فرائض

○ جماعت میں ہر جگہ تحریک جدید کے سیکرٹری مقرر ہیں مگر ان کا کام صرف یہ نہیں کہ لوگوں سے چندہ وصول کریں بلکہ ان کا یہ بھی کام ہے کہ وہ تحریک جدید کی سکیم پر (جملہ مطالبات بشمول سادہ زندگی پر) لوگوں کو عمل کرنے کی تحریک کریں۔

(مطالبات تحریک جدید ص ۱۷۷)

"اللہ تعالیٰ کے در کے فقیر"

"میرا منشا یہ ہے کہ دوستوں کے اندر استقلال پیدا کروں۔ چاہے اس کے لئے مجھے ان کے گلوں میں جھولیاں ڈالنی پڑیں اور بھیک منگوانی پڑے۔ میں ان کے اندر وہ حالت پیدا کرنی چاہتا ہوں کہ ان کی شکل سے ظاہر ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے در کے فقیر ہیں"۔

(مطالبات تحریک جدید صفحہ ۱۸۰)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلان داخلہ

○ میٹرک کا رزلٹ آرہا ہے۔

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں فرسٹ ائیر میں داخلہ فیصل آباد بورڈ کے اعلان کردہ شیڈول کے مطابق ہوگا۔

نصرت جہاں انٹر کالج، بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد اور محکمہ تعلیم پنجاب سے منظور شدہ ہے۔ ہمارا پہلا نتیجہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۰۰% تھا امسال پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ کے علاوہ سٹیٹ (شماریات) ریاضی اکنامکس کے مضامین پڑھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔

داخلہ کے خواہش مند طلباء رزلٹ نکلنے کے فوراً بعد دفتر نصرت جہاں انٹر کالج سے پراسپکٹس اور داخلہ فارم حاصل کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کے لئے زندگی بسر کرو۔ اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو۔ کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ۔ اور صاف ہو جاؤ۔ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے۔ یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے۔ اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔ تم اپنی نفسانیت ہر پہلو سے چھوڑ دو۔ اور باہمی ناراضگی جانے دو۔ اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو۔ کہ جس دروازہ کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بد قسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔

تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔

فارسی منظوم کلام

چوں بیفتی با دو صد درد و نفیر
کس بہ خیزد کہ گردد دستگیر

جب تو سینکڑوں دردوں اور چیخوں کے ساتھ گر پڑتا ہے تو پھر ضرور کوئی کھڑا ہو جاتا ہے کہ تیرا مددگار ہو جائے

باخبر را دل تپد بر بے خبر
رحم بر کورے کند اہلِ بصر

نادان کے لئے دانا آدمی کا دل تڑپتا ہے اور آنکھوں والے اندھے پر ضرور رحم کرتے ہیں۔

ہمچنیں قانون قدرت اوفتاد
مر ضعیفاں را قوی آرد بیاد

اسی طرح قانون الٰہی بھی واقع ہوا ہے کہ قوی کمزوروں کو ضرور یاد کرتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) ان اشعار میں اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ جب انسان دردِ دل سے کچھ مانگتا ہے اور خدا تعالیٰ کے آگے گڑگڑاتا ہے تو پھر ضرور ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ کوئی نہ کوئی شخص اس کی مدد کے لئے آگے بڑھتا ہے۔ اس کی ضروریات کو پوری کرنے کا اہتمام کرتا ہے اور اسی طرح چیخنے اور پکار کرنے والے کی بات سنی جاتی ہے اور یہ شخص جو مدد کرتا ہے اِسے بھی ثواب ملتا ہے۔ اِس لئے کہ دنیا میں جو عقل مند آدمی ہے وہ اس شخص کے لئے جو نادان ہے کڑھتا ہے اس کی عقل مندی کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ وہ دوسروں میں بھی عقل مندی کے آثار دیکھے اور جب اسے کوئی شخص ایسا نظر آتا ہے جسے نادان اور بے خبر کہا جا سکتا ہے تو اس پر اسے رحم آجاتا ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے اگر کوئی شخص بے بصارت ہو تو بصارت رکھنے والے لوگوں کو اس پر ضرور رحم آجاتا ہے۔ اسے رستہ دکھانے کے لئے' اسے کوئی اور انداز سمجھانے کے لئے' اور اس کی ایسی باتوں میں مدد کرنے کے لئے جو آنکھوں والے تو آسانی سے کر سکتے ہیں اور نابینا شخص مشکل محسوس کرتا ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ قانون الٰہی یہی ہے کہ جو لوگ کمزور ہیں ان کی مدد کر کے طاقتور لوگوں کو مزا آتا ہے۔ اور کمزور بھی حقیقی طور پر طاقتور کی مدد کے بغیر زندگی کو آگے نہیں بڑھا سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے قانون میں یہ بات شامل کر رکھی ہے کہ انسان جو حقیقی طور پر قوی ہے۔ اور اپنی قوت کو کمزوروں کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے وہ ضرور کمزور لوگوں کو دیکھ کر ان کی۔ کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اور جب اس طرح کوئی شخص ہاتھ بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی مدد کرتا ہے۔

ان اشعار میں حضرت صاحب نے دو باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ مبذول کروائی ہے۔ ایک تو یہ کہ انسان اگر دردِ دل سے پکارے تو اسے مدد کرنے والا ضرور مل جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر کوئی شخص طاقتور ہے تو اس کی طاقت کا اظہار یوں ہونا چاہئے کہ وہ کمزوروں کی مدد کرے۔ یہ بہترین طریق ہے اپنی طاقت کو استعمال کرنے کا۔ اور یہی وہ بات ہے جس سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان اشعار کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

حضرت میاں محمد صدیق بانی صاحب

حضرت میاں محمد صدیق صاحب بانی کو خدمت خلق کے جذبے نے اتنے بلند مقام پر پہنچا دیا تھا جہاں ہر ایک کی رسائی مشکل ہے۔ کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہے۔ میٹھی بات کہنا' الفاظ سے تسلی دینا' زخمی دل کو مشورہ دینا' آسان ہے اور اسے ہر ایک کر سکتا ہے۔ مگر وہ جو ہر ایک نہیں کر سکتا یہ ہے کہ مشورہ بھی دیں۔ چارہ سازی بھی کریں۔ بیمار کو تسلی بھی دیں۔ اور طبیب تک پہنچا کر علاج بھی کروا دیں۔ ایک درجہ یہ ہے کہ راستہ بتا دیا جائے کہ حکیم صاحب کا گھر مشرق کی سمت ہے گلی سے گزر کر نیم کا درخت ملے گا۔ پھر جنوب کی طرف جانا۔ آگے بڑا پھاٹک ہے۔ متصل خواجہ صاحب کا مزار ہے۔ بس وہیں پر حکیم صاحب کا مطب ہے۔

ایک درجہ یہ ہے کہ مریض کا ہاتھ پکڑا۔ چلنے کی سکت نہیں ہے تو سواری میں بٹھایا۔ ساتھ لے جا کر حکیم کو دکھایا۔ سفارش کے ساتھ حال بیان کیا اور نسخہ لکھا کر دوا لا دی۔ یہ راہنمائی رہبری ہے۔

بانی صاحب راہنمائی نہیں رہبری کرتے تھے۔ مثلاً چودہ پندرہ سال کی بات ہے کہ اڑیسہ کے ایک غریب نوعمر لڑکے نے بانی صاحب کو اپنا حال لکھا اور امداد طلب کی۔ اس لڑکے کی ایک ٹانگ کسی حادثے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے کاٹ دی تھی اور وہ ایک معطل زندگی گزارنے پر مجبور تھا۔ بانی صاحب نے اس کو کلکتہ بلوا لیا۔ خود ڈاکٹروں کے پاس لے کر گئے۔ اور بعد مشورہ آرڈر دے کر مصنوعی ٹانگ بنوا دی۔ دوران قیام اس لڑکے کے تمام مصارف کے متکفل رہے۔ بالآخر نئی ٹانگ کے ساتھ اس کو سٹیشن پہنچایا۔ آپ نے ٹکٹ لے کر ٹرین میں بٹھایا اور الوداع کہہ کر گھر آئے۔

(مکرم ملک صلاح الدین صاحب کی ایک کتاب سے ماخوذ)

بچے کو غذا وقت مقررہ پر دیں

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

غذا بچے کو وقت مقررہ پر دینی چاہئے اس سے بچے میں یہ عادت پیدا ہوتی ہے کہ وہ خواہشات کو دبا سکتا ہے۔ اور اسی طرح بہت سے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ چوری' لوٹ کھسوٹ وغیرہ' بہت سی برائیاں خواہشات کو نہ دبانے کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔ کیونکہ ایسے انسان میں جذبات پر قابو رکھنے کے لئے طاقت نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ جب بچہ رویا ماں نے اسی وقت دودھ دے دیا۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ مقررہ وقت پر دودھ دینا چاہئے۔ اور بڑی عمر کے بچوں میں یہ عادت ڈالنی چاہئے کہ وقت پر کھانا دیا جائے اس سے یہ صفات پیدا ہوتی ہیں۔

(۱) پابندی وقت کا احساس۔ (۲) خواہش کو دبانا (۳) صحت (۴) مل کر کام کرنے کی عادت ہوتی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

زبان اللہ تعالیٰ نے بات کرنے کے لئے دی ہے اور ذہن سوچنے کے لئے۔ زبان سوچ نہیں سکتی اور ذہن بات نہیں کر سکتا۔ ان دونوں کی ہم آہنگی انسان کے بات کرنے کے طریق کو ظاہر کرتی ہے۔ مثلاً آپ ایک شخص سے کہتے ہیں۔ چلتے ہو کہ نہیں۔ جلدی جلدی چلو۔ اور دوسرے شخص سے آپ کہتے ہیں۔ آیئے تشریف لایئے۔ اگر آپ آگے آگے ہیں اور مہمان آپ کے پیچھے۔ تو بہتر طریق یہ ہے کہ آپ اس سے کہیں گے کہ آیئے تشریف لایئے۔ میرے پیچھے پیچھے آجایئے۔ اور اگر مہمان آگے ہے اور آپ اس کے پیچھے ہیں تو آپ کہیں گے کہ چلئے۔ چلئے بالکل ٹھیک راستے پر آپ چل رہے ہیں۔ مہربانی فرما کر چلتے رہیے۔ گویا کہ ذہن اور زبان کی ہم آہنگی ہمیں بتاتی ہے کہ کس طرح بات کرنی چاہئے۔ اگر آپ اپنے دوستوں میں اور غیروں میں بھی اپنی پذیرائی چاہتے ہیں تو ذہن کو متوازن بنایئے اور زبان کو اس کے ساتھ چلایئے۔ ذہن کو اس طرح سوچنے کا موقع دیجئے کہ بات احترام سے کی جائے۔ سب لوگ خوش ہوں گے اور آپ کو ایک نیک خصلت انسان کہا جائے گا۔ بعض اوقات ہم بات کرختگی سے کرتے ہیں اور دوسرے شخص کو ناراض کر دیتے ہیں۔ بات تو ہماری ٹھیک ہوتی ہے لیکن بات کہنے کا طریق غلط ہوتا ہے۔

اگر آپ کسی سے کہیں کہ تم جھوٹ بول رہے ہو تو وہ یقیناً ناراض ہوگا۔ اگر آپ اس سے کہیں کہ معلوم ہوتا ہے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ آپ کی بات درست معلوم نہیں ہوتی۔ تو وہ شخص یقیناً کہے گا اس پر دوبارہ غور کیا جا سکتا ہے۔ گویا کہ بجائے اس کے کہ اس کے دل میں خفگی پیدا ہو وہ نہایت نرمی کے ساتھ آپ کے ساتھ سوچنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔

خاص طور پر جب ہم کسی مجلس میں بیٹھتے ہیں اور وہاں ہمیں گفتگو کا موقعہ ملتا ہے تو اس بات کی شدید ضرورت ہوتی ہے کہ ہم اپنے ذہن کی نرم روی کو اسی طرح زبان پر آنے دیں۔ کسی کو رنجیدہ خاطر نہ ہونے دیں۔ بڑھ چڑھ کر کسی کی مخالفت نہ کریں کسی کے لئے ایسے الفاظ استعمال نہ کریں جن سے اس کے احساسات مجروح ہوں۔ اور یہ بات کوئی مشکل نہیں ہے۔ اگر آپ ذرا سا سوچیں تو صرف نرم رویّے کی ضرورت ہے اور بات کو صحیح طریق پر کرنے کا ڈھنگ آنے کی بات ہے۔ بعض اوقات ہم سمجھتے ہیں کہ کسی نے کسی سلسلے میں اخراجات درست نہیں کئے۔ یا کم از کم ہمارے خیال میں درست نہیں کئے۔ تو اگر آپ اسے یہ کہیں کہ یہ بھی کھانے کا کوئی طریق ہے۔ کھانا ہی ہے تو کسی اور طرح سے کھایئے۔ تو یقیناً یہ بات اس شخص کے احساسات کو مجروح کرے گی۔ اگر آپ اس سے یہ کہیں کہ اس خرچ کو تو کم بھی کیا جا سکتا ہے۔ اور آپ خود جانتے ہیں کہ اس کو کس طرح کم کیا جا سکتا ہے۔ تو یقیناً دوسرا شخص کہے گا کہ آپ کی بات بالکل درست ہے۔ میں نے پہلے بھی کوشش کی ہے اور اب میں اس سے بڑھ کر کوشش کروں گا۔ کہ اب اخراجات کم ہوں۔

بہرحال کہنے کا مطلب یہ ہے کہ بات اس طرح کیجئے کہ جذبات مجروح نہ ہوں۔ کسی کو جھوٹا کہنے کی بجائے یہ کہئے کہ آپ کی بات درست معلوم نہیں ہوتی۔ آپ تو وہی ہیں۔ اگر آپ ایسا کریں تو یقیناً معاشرے میں بہتری پیدا ہونے کا امکان ہے۔ لیکن اگر آپ یہ کہیں کہ میں تو جو کچھ میرے دل میں ہوتا ہے کہہ دیتا ہوں۔ تو یقین جانئے کہ آپ اس ذمہ داری سے کام نہیں لیتے جس سے آپ کو کام لینا چاہئے۔ نہ ذہن آپ کے کنٹرول میں ہے نہ زبان آپ کے کنٹرول میں ہے۔ حالانکہ یہ دونوں چیزیں آپ کے کنٹرول میں ہونی چاہئیں۔ آپ کو یہ فیصلہ کرنا چاہئے کہ میں نے کون سی بات کہنی ہے اور کون سی بات نہیں کہنی۔ اور جو بات نہیں کہنی اگر اس کے کہنے کا موقعہ آ ہی جائے۔ تو اسے کس طرح کہنا ہے۔

اگر ہم ایسا کر سکیں۔ تو یقیناً ہماری گفتگو کا احساس صحیح خطوط پر سامنے آئے گا اور آپس کے تعلقات بھی خراب نہیں ہوں گے۔ آخر تعلقات کا خراب کرنا تو کوئی خوبی نہیں ہے۔ رسول اکرم ﷺ تو فرماتے ہیں کہ جو اپنے آپ کو تم سے کاٹتا ہے اسے بھی اپنے ساتھ ملاؤ۔ اور معاشرے کی بنیادی ضرورت یہی ہے۔ معاشرے کو مضبوط اور مستحکم رکھنے کے لئے کسی کو اپنے آپ کو دوسرے سے کٹنے نہ دیجئے۔ جھک جائیں اور اس کو اپنے ساتھ ملائیں۔ آپ دیکھیں گے کہ ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں بکھرنے لگیں گی۔ سب لوگ ایک دوسرے سے اچھا سلوک کریں گے۔ سب لوگ ایک دوسرے کو اچھا سمجھیں گے۔ اور سب لوگوں کی سب باتیں پسندیدہ ہوں گی۔

گناہ سے نجات محض خدا تعالیٰ کے فضل اور تصرف سے ملتی ہے۔ اور جب وہ تصرف کرتا ہے اور دل میں وعظ پیدا ہو جاتا ہے تو پھر ایک نئی قوت انسان کو ملتی ہے جو اس کے دل کو گناہ سے نفرت دلاتی ہے اور نیکیوں کی طرف راہنمائی کرتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تعارف — مولانا عبدالباسط شاہد

جانِ پدر

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی۔ جماعت کے قدیم ترین صحافی۔ ادیب اور شگفتہ نثر نگار کے ان خطوط کا مجموعہ جو انہوں نے اپنے قابل فخر بیٹے شیخ محمود احمد عرفانی کو اس وقت لکھے جب وہ تعلیمی و تربیتی اغراض سے مصر تشریف لے گئے تھے۔

محترم شیخ محمود احمد عرفانی اس کتاب "جان پدر" کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:۔

میں جبکہ مصر میں تھا۔ اس وقت میرے والد صاحب مجھ کو التزام کے ساتھ ہر ہفتے خط لکھتے جس وقت میں ان خطوط کو پڑھتا اس وقت میرے قلب کی عجیب حالت ہوتی۔ کبھی میں محسوس کرتا ایک زبردست طاقت میرے جسم کے اندر داخل ہو رہی ہے جو مجھے آگے کی طرف چلنے کے لئے مجبور کرتی ہے اور کبھی میں محسوس کرتا کہ میرا دل اندر ہی اندر بیٹھا جا رہا ہے اور کبھی میں محسوس کرتا کہ کوئی چیز سنسناتی ہوئی میرے جسم پر سے گزر گئی۔ الغرض خط کی کیفیتوں کے ساتھ میرے جسم کی حالتیں بدلتیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ خط کے ساتھ میری آنکھیں آنسوؤں کی ایک تیز جھڑی برساتیں جس سے مجھ کو خط تک دیکھنا دشوار ہو جاتا۔

میں خط کی اس طاقت کو محسوس کرتا تھا جو ہندوستان سے ایک قلب کی کیفیات خطوط اور شوشوں اور لکیروں کے الٹے سیدھے ہونے کے رنگ میں کاغذ پر رونما ہوئیں اور پھر وہ قلبی کیفیات پوشیدہ ہی پوشیدہ میرے دل تک ہزاروں میلوں کا سفر طے کر کے پہنچیں اور پھر انہوں نے میرے دل میں دماغ میں روح میں مختلف کیفیات پیدا کیں....."

حضرت عرفانی کبیر نے اپنے بیٹے کے نام جو خطوط لکھے ان میں سے سینتیس (۳۷) خطوط اس مجموعہ میں درج ہیں۔ ایک خط حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب کے نام ہے جو اس مناسبت سے اس مجموعہ میں شامل کیا گیا ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے خط کے جواب میں حضرت عرفانی صاحب نے اپنے بیٹے کے سفر مصر کی تجویز پر جس ملّی وقف اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے جذبہ کا اظہار کیا تھا وہ اس قابل تھا کہ اسے بھی باقی خطوط کے ساتھ شامل کیا جاتا۔

حضرت عرفانی صاحب نے اپنے بیٹے کو بالعموم "محمود باشی" سے خطاب کیا ہے اس خطاب میں نیک خواہشات۔ دلی دعاؤں اور جذباتی وابستگی کا ایک دریا موجزن ہے اور صرف یہ خطاب ہی مفصل خطوط اور بیانات سے زیادہ پیار و محبت کا اظہار کرنے والا ہے۔ حضرت عرفانی صاحب نے ان خطوط میں بعض باتیں بہت تکرار اور تاکید سے لکھی ہیں مثلاً یہ کہ حضرت صاحب کو باقاعدگی سے خط لکھتے رہیں۔ اپنے مقصد کو سامنے رکھ کر اس کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں۔ سادہ اور درویشانہ زندگی بسر کریں علمی ترقی کے لئے کوشاں رہیں۔ انگریزی اور فرانسیسی زبان ضرور سیکھیں۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو ہر مربی اور فی سبیل اللہ کام کرنے والوں کے لئے اتنی ضروری ہیں کہ ان کے بغیر مقصد کا حصول مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جاتا ہے۔

حضرت عرفانی صاحب ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"........ تم ایسے مبارک کام کے لئے جا رہے ہو کہ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ دنیا کے دھندوں کی طرف تمہاری توجہ منعطف کروں اور اس لئے میں کوئی طول طویل تذکرے لکھنے نہیں چاہتا...... گھر میں اس وقت ہر طرح خیریت ہے تمہاری بیوی کا ایک خط میرے پاس آیا ہے جو تمہارے اس سفر پر مجھ کو مبارکباد ہے۔ میں بہت ہی خوش ہوا۔ حقیقت میں اب۔ ایسی ہی عورتوں کی ضرورت ہے جو اپنے شوہروں کو خدا کی رضا اور اس کے دین کی اشاعت کے لئے شرح صدر سے قربان کر سکیں.... (خدا نے چاہا تو) تم ایسی قربانی کی بہترین جزا پاؤ گے۔ محمود جس پاک مقصد کے لئے تم ہم سب سے اور اپنے عزیز سے عزیز وجود سے الگ ہوئے ہو اس کو ہر وقت اپنے مد نظر رکھو اور یہ مقصد کبھی تمہاری نظر سے ادھر ادھر نہ ہو۔" ایک اور خط میں آپ نے تحریر فرمایا "گھبرانا کبھی نہیں۔ ہمت اور حوصلہ کو ہاتھ سے نہ دینا۔ گھبراہٹ سے ہوتا کچھ نہیں' نقصان ہو جاتا ہے۔ پس اگر کوئی وقت ایسا آ جاوے کہ کچھ تمہارے پاس نہ ہو۔ یا مشکلات ہوں تو اپنا دروازہ بند کرو اور دعا میں گر جاؤ اور یقین کرو کہ خدا کی نصرت ہر طرف سے نازل ہو گی۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے صدقہ اور روزہ بھی ایک گر ہے"

ایک اور خط میں آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"میری اول اور آخر یہی نصیحت ہے کہ دعاؤں سے بہت کام لو مصری لہجہ میں تجوید کے ساتھ اگر کلام اللہ حفظ ہو سکے تو میری بہت بڑی خوشی کا موجب ہو گا" یہ مبارک کام ہے اس کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ اور دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔

بعض بہت ضروری اور بنیادی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"ہر شخص سفر میں اور ملک غیر میں اس قابل نہیں ہوتا کہ وہ معتمد علیہ ہو۔ میں کسی شخص کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

چوہدری احمد علی

چوہدری محمد الدین عادل

آپ 1905ء میں ادرحماں تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں میاں غلام نبی صاحب کے ہاں پیدا ہوئے آپ کے والد ماجد ابتدائی دینی کتب پڑھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کلام پاک اور مروجہ اردو اور فارسی کتب گھر میں آپ کو پڑھا دیں۔

قبول حق 98-1897ء میں حضرت مولوی شیر علی صاحب کے شامل جماعت احمدیہ ہونے کے بعد ہر وقت ہمارے گاؤں میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا چرچا رہنے لگا۔ جب 1907ء میں حضرت مولوی صاحب موصوف کے والد ماجد حضرت مولانا نظام الدین صاحب نے احمدیت قبول کی تو چونکہ گاؤں کے عبادت کے امام اور مردوزن کے استاد تھے ان کی اقتدا میں ایک کثیر تعداد شامل سلسلہ احمدیہ ہو گئی اور خاصی بڑی جماعت وجود میں آجانے کے باعث مرکز سلسلہ قادیان سے اکثر علمائے سلسلہ ادرحماں تشریف لاتے اور قیام فرماتے تھے۔ بیت الذکر اور دارہ (تکیہ) میں رات دن مجالس سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہتا تھا ان مجالس میں ہمارے چچا محمد الدین عادل پیش پیش ہوتے تھے۔ مخالف احمدیت لٹریچر و کتب کا وسیع مطالعہ رکھنے کی وجہ سے اعتراضات کرنے میں بھی پیش پیش ہوتے۔ یہی مجالس آپ کے قبول حق اور شمولیت سلسلہ کا موجب بنی ہیں۔ ہوا یوں کہ 1924ء کی بات ہے مرکز قادیان سے آئے ہوئے کسی بزرگ عالم نے ان کی بحث و تکرار سے متاثر ہو کر ان کے بڑے بھائی عبد الرحمان صاحب سے کہا۔ اس نوجوان کو جلد اللہ تعالیٰ قبول حق کی توفیق دے گا۔ اور یہ جماعت کا پرجوش اور نہایت نڈر داعی الی اللہ بنے گا۔ (یہ بات مجھے خود میری والدہ محترمہ اور تایا جان نے بتائی تھی) یہی سال 1924ء آپ کی قبولیت ہدایت کا سال ہے۔ چنانچہ اس وقت کے زندہ افراد جماعت احمدیہ ادرحماں ان بزرگ کے قول (پیش از وقت کے) سو فیصد صادق ہونے کے شاہد ہیں کہ محمد الدین عادل بڑے سرگرم، پرعزم اور نڈر داعی الی اللہ ثابت ہوئے۔

لالہ موسیٰ میں دو سالہ ٹریننگ کے دوران اکثر گجرات آنا جانا رہتا اور ملک عبدالرحمٰن خادم صاحب سے دوستانہ روابط بڑھتے گئے دعوت الی اللہ میں انہی کے طرز استدلال کا رنگ غالب رہا یہ ملک کی تقسیم سے پہلے کی بات ہے۔ دوران ملازمت آریوں، ہندوؤں، مسلمان پیروں اور گدی نشینوں سے اپنے نکتہ نظر کے مطابق تبادلہ خیال کرتے رہنے کے عادی تھے۔ ہندومت اور آریہ دھرم کی کتب بھگوت گیتا اور ستیارتھ پرکاش وغیرہ کے علاوہ عیسائیت کا لٹریچر انجیل مقدس، توریت بھی میں نے آپ کی ذاتی لائبریری میں خود دیکھی ہیں۔ آپ کے زیر مطالعہ کلام پاک کے شروع اور آخر کے خالی اوراق کے علاوہ حاشیے بھی مختصر نوٹس سے پر ہوتے تھے۔

ایک ابتلا۔ آپ کے جوش دعوت حق کو سرد کرنے کی خاطر چیئرمین ڈسٹرکٹ بورڈ سرگودھا نے آپ کا تبادلہ ضلع کی انتہائی مغربی سرحد پر ہڈالی کے قریب بوتالہ پرائمری سکول (اب ضلع خوشاب) میں کر دیا اسی سال آپ کو اپنے بھائی خاکسار کے والد چوہدری تاج الدین صاحب کی عین عالم جوانی میں وفات کے صدمہ سے دوچار ہونا پڑا مگر آپ نے صبرو حوصلہ سے اس صدمہ کو برداشت کیا بلکہ آپ کے پائے استقامت میں ذرا لغزش پیدا نہ ہوئی۔ بوتالہ قریباً ایک سال تعیناتی کے دوران ہر جمعہ خوشاب آکر شامل عبادات ہوتے۔ جہاں آپ کی ملاقات اپنے نارمل سکول لالہ موسیٰ کے استاد مولوی غلام رسول صاحب فاضل عربی و فارسی سے ہوتی جو ان دنوں گورنمنٹ ہائی سکول خوشاب میں اورنٹیل ٹیچر تھے۔

"عدو شرے برانگیزد کہ خیرے مادر آں باشد"

جٹ جبھہ کی تصنیف آپ نے اپنے بھائی کی وفات کے صدمہ سے متاثر ہو کر (جن کا ذکر اوپر ہو چکا ہے) پنجابی ڈھولے "صبح دیلے ڈھول ٹراوٗاے" کے عنوان سے تصنیف کر کے شائع کئے۔ آپ کا میلان طبع اور دعوت الی اللہ کی لگن سے متاثر ہو کر مکرم ملک عبدالرحمٰن خادم صاحب اور آپ کے خسر مولانا صدر الدین فاضل نے آپ کو مشورہ دیا کہ پنجابی زبان وسیع علاقے میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اس میں ایسے ڈھولے لکھیں جن سے دیہاتی طبقہ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دعاوی اور جماعت کی روز افزوں ترقی سمجھنے میں آسانی ہو چنانچہ آپ نے کلام الٰہی، احادیث نبوی اور اقوال بزرگان امت کے حوالہ جات سے مزین اعلیٰ پایہ کا منظوم پنجابی کلام تصنیف کیا اور نظارت اصلاح و ارشاد کی اجازت سے "جٹ جبھہ" کے نام سے شائع کیا۔ جو مرکز قادیان میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر نہ صرف خود نہایت پر شوکت آواز، مخصوص طرز میں بلند آواز میں سناتے بلکہ ایک نہایت مخلص اور فدائی احمدی ملک بہادر خان آہیر (وفات یافتہ) سے بھی پڑھوایا کرتے تھے۔ یہ ڈھولے ہر جگہ جماعت اور غیر از جماعت لوگوں میں بہت قبول ہوئے۔

ایک زندہ جاوید وقار عمل آپ طویل عرصہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ رہے اور سارے گاؤں کے راستوں اور پلیوں کی وقار عمل کے ذریعے مرمت کراتے رہتے تھے۔ ہم چند سینئر اطفال الاحمدیہ بھی ان وقار عمل کے پروگراموں میں شامل ہوا کرتے تھے۔ ہمارے گاؤں ادرحماں اور بھابڑا ایک کچی جرنیلی سڑک کے کنارے آباد ہیں درمیان میں ایک بڑی سیم (بڈھ) پڑتی ہے۔ اس بڈھ میں سے گزرنا خصوصاً سردیوں میں بہت کٹھن ہوتا تھا۔ قرب وجوار کے دیہات کے لوگوں کا ضروریات زندگی کے حصول اور علاج معالجہ کے لئے ہر وقت قصبہ بھابڑا آنا جانا رہتا تھا ویسے بھی معروف گزرگاہ تھی۔

43-1942ء میں بھابڑا پڑھانے جاتے تھے ان دنوں میں بھی پانچویں کلاس میں بھابڑا مڈل سکول میں داخل ہوا تھا۔ اس وقت کے ہیڈ ماسٹر صاحب کی اجازت سے چچا جان سکول کے بڑے بڑے لڑکوں جن میں بڑے بڑے سکھ اور ہندو لڑکے بھی تھے کو لے کر آئے۔ وہاں کے ایک اور احمدی ٹیچر میاں اللہ بخش (وفات یافتہ) بھی ساتھ تھے۔ بڑی بڑی ڈب کٹوا کر درمیان میں ڈلوادی اور پھر ایک دن دونوں کناروں سے مٹی کے بڑے بڑے گاچے اٹھوا اٹھوا کر اس پر رکھوائے جو ایک بند (خشک راستہ) کی شکل بن گیا اور بڈھ کے دونوں کنارے نظر آنے لگے۔ کیا ہی عجیب نظارہ تھا وہ بھی اتنی اونچی اونچی ڈب تھی کہ دوسرا کنارہ نظر نہیں آتا تھا کہ اب دوسری طرف جوتوں سمیت جانا آسان ہو گیا۔

عزم صمیم ہو تو نظر آئے کوہ کاہ

ہماری جماعت کے موجودہ صدر چوہدری محمد یار صاحب اور نائب صدر محمد حیات صاحب بھی ان دنوں سکول کی سینئر کلاسوں کے طالب علم تھے اور اس عظیم وقار عمل میں پہلے دن سے لے کر متعدد بار شامل ہوتے رہے تھوڑا تھوڑا اور مسلسل کام کرتے کرتے وہ ایسا خشک راستہ بن گیا کہ رات کے وقت بھی آسانی سے گزرا جانے لگا۔ دو دو چار چار آنے عطیات اکٹھے کر کے آپ نے اس پر ابتدا میں تین چار پلیاں بنوادیں تھیں۔ آپ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ ادرحماں نے ہر سال وقار عمل کی روایت کو زندہ رکھتے ہوئے بند مضبوط، کھلا اور پلیاں بھی مضبوط اور پختہ بنوادی تھیں۔

مالی قربانی تمام جماعتی چندہ جات کی ادائیگی میں نہایت باقاعدہ تھے دیوار کے ساتھ ہمسایہ میں سیکرٹری مال حضرت میاں خدا بخش صاحب (رفیق بانی سلسلہ) کو چندہ دیوار پر سے پکڑا کر تنخواہ کا بقیہ ذاتی اور گھریلو ضروریات میں لاتے تھے مرکز سے جاری ہونے والے تمام اخبارات اور رسالہ جات کے خود مستقل خریدار رہے۔

تحریک جدید کے مالی جہاد میں ابتداء ہی سے شامل ہوئے اور ان پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہیں جنہوں نے انیس سال تک قاعدہ کے مطابق چندہ دیا اور ان کے ناموں کے ساتھ نمبر ۲ کا نشان ہے۔

آپ کا ذکر خیر ادھورا رہ جاتا ہے اگر آپ کی شخصیت کی چند عمومی خوبیوں کا تذکرہ نہ کیا جائے۔ نہایت بانکے، سجیلے، بلند قامت، چاق و چوبند اور بارعب انسان تھے۔ کہ مخالف سے مخالف اور معاند شخص بھی آپ سے تبادلہ خیال کرتے ہوئے اس قدر مرعوب ہو جاتا کہ حضرت بانی سلسلہ کی شان میں کوئی نازیبا الفاظ کہنے کی جرات نہ کرتا۔

حلقہ احباب وسیع تھا حد درجہ مہمان نواز تھے خصوصاً مرکز سے آئے ہوئے مہمانوں کے لئے ہمیشہ خاص اہتمام کیا کرتے اپنی بیٹھک میں نہایت صاف ستھرے عمدہ بستر چارپائی کے علاوہ عمدہ کھانا پیش کر کے بہت خوش ہوتے تھے۔

نہایت معمور الاوقات ہونے کی وجہ سے معمولات زندگی کا ٹائم ٹیبل بنا رکھا تھا۔ اسی لئے آپ کے دوست کہا کرتے تھے عادل صاحب تو گھڑی کی سوئیوں کی طرح چلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر وقت جان، مال اور وقت قربان کرنے کے لئے تیار رہنے والے انسان عبادات کی بجا آوری میں بھی مستعد ہوتے ہیں۔ یکم فروری ۱۹۴۹ء کو فجر کی عبادت سے پہلے بیت الذکر میں بلند آواز سے عبادت کے لئے منادی کرتے ہوئے شدید سردی کی وجہ سے گلا خراب ہو گیا گھر آکر بخار بھی ہو گیا ان دنوں قریب قریب کوئی ڈاکٹر یا ہسپتال تو تھا نہیں چھ میل دور سے ایک یونانی حکیم کو لایا گیا اس نے ڈبل نمونیہ تشخیص کیا۔ نمونیہ ہی ہمارے اس پرجوش، نڈر اور پر عزم داعی الی اللہ چچا جان کی زندگی کی شمع گل کرنے کا موجب ہوا اور آج سے چھیالیس سال قبل ۵ فروری ۱۹۴۹ء کو عین عالم جوانی میں صرف چوالیس سال کی عمر میں بیوہ کے علاوہ تین چھوٹی چھوٹی بچیاں اور ایک بیٹا بعمر چھ سال یادگار چھوڑ کر اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو گئے موصی تھے اس روز بارش ہو رہی تھی مقامی قبرستان میں ہی تدفین ہوئی۔ شدید صدمہ اور غم میں کسی کو امانتاً دفنانا یاد ہی نہ رہا۔ آپ کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قطعہ نمبر ۵ میں نصب ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد در اولاد کو ان خوبیوں اور اوصاف حسنہ کا وارث بنائے۔ آمین

بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔ یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے۔ جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مرجاوے۔ تب تک سچا تقویٰ حاصل نہیں ہوتا اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اسے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ہوائی جہازوں میں سگریٹ نوشی

بتایا گیا ہے کہ اب تقریباً ساری ہوائی جہازوں کی کمپنیاں کوشش کر رہی ہیں کہ ان کی پروازوں پر سگریٹ نوشی نہ کی جائے۔ عالمی تنظیم صحت نے اپنا یہ ہدف پیش کیا ہے کہ ۲۰۰۰ء تک دنیا کی ہر پرواز پر سگریٹ نوشی ممنوع ہونی چاہئے۔ کہتے ہیں کہ ۱۹۹۵ء کے آغاز میں ڈیلٹا ائرلائنز نے اپنی تمام پروازوں پر سگریٹ نوشی ممنوع قرار دے دی اس کے علاوہ اور بھی بہت سی ائرلائنز ایسی ہیں جس میں کے ایل ایم بھی شامل ہے جو اس بات کی تیاری کر رہی ہیں کہ "اٹلانٹک" پر اپنی پروازوں میں سگریٹ نوشی کو ممنوع قرار دے دیں۔ ایسے علاقے جو سگریٹ نوشی میں بہت مشہور ہیں وہاں بھی اب سگریٹ نوشی کو ترک کرنے کے خیالات رواج پا رہے ہیں۔ سنگاپور ائرلائنز اور کیتھے پیسیفک نے تو عالمی تنظیم صحت سے اس سلسلے میں انعامات بھی حاصل کئے۔ اور اب سنگاپور کی تقریباً نوے فی صد پروازیں ایسی ہیں جہاں مکمل طور پر سگریٹ نوشی کو ممنوع قرار دیا جا چکا ہے۔ کیتھے پیسفک سب سے پہلی ائرلائن تھی جس نے جنوبی ایشیا کی پروازوں پر سگریٹ نوشی کو ممنوع قرار دیا اور یہ تمام یورپین پروازوں پر بھی سگریٹ نوشی کو ممنوع قرار دے چکی ہے۔ ائرکینیڈا جسے ۱۹۹۰ء میں عالمی تنظیم صحت نے میڈل دیا تھا۔ وہ ڈیلٹا کے ساتھ مل کر پہلے ہونے کا اعزاز حاصل کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہم اب تمام عالمی اور نجی پروازوں پر سگریٹ نوشی کو ممنوع قرار دے چکے ہیں۔ ان کے ایک کارکن کا کہنا ہے کہ ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ ہمیں ایسا کرنے سے کتنا نقصان ہوا ہے لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ ہم نے مسافروں کو پہلے اس پالیسی کے لئے تیار کیا۔ کہتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمام مسافروں کو اسے ایک غیر واقعہ (Non-event) کے طور پر پیش کیا۔ پتہ چلا کہ ۷۰ فی صدی مسافر ایسے ہیں جو چاہتے ہیں کہ وہ ایسے جہازوں میں سفر کریں جہاں سگریٹ نوشی ممنوع ہو۔ اس سے جہاز کا اندر کا حصہ پہلے کی نسبت زیادہ صاف رہتا ہے اور یہ بات لوگوں کو نظر آتی ہے۔ اور انہیں اچھی لگتی ہے۔ اس کے علاوہ ائرلائن جو روپیہ صفائی پر خرچ کرتی تھیں اب وہ بچ جاتا ہے۔ انہیں سیٹیں کارپٹس اور ائرکنڈیشننگ کے سسٹم کو درست رکھنے کے لئے روپیہ خرچ کرنا پڑتا تھا۔ کہتے ہیں کہ اگر آپ سگریٹ نوشی کرتے ہیں تو ٹھیک ہے کیتھے بعض پروازیں آپ کو ایسی بھی مل جائیں گی۔ مثلاً کانٹی نینٹل کی ۷۰ ائرلائنز کی ۱۲۲ ہفتہ وار پروازیں جو یورپ اور امریکہ کے درمیان چلتی ہیں۔ ان میں آپ سگریٹ نوشی کر سکتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس موسم گرما میں فرینکفورٹ اور نیو یارک کے درمیان اڑنے والی سروس پر یہ موقعہ دیا جائے گا کہ آپ سگریٹ نوشی والوں کے ساتھ سفر کرنا چاہتے ہیں یا ان لوگوں کے ساتھ جو سگریٹ نوشی نہیں کرتے۔ یہ ہے طریق سگریٹ نوشی کو ختم کرنے کا۔ بہت سی حکومتوں نے پبلک جگہوں پر سگریٹ نوشی منع کر رکھی ہے۔ اگر اسی طرح جگہ جگہ یہ ممانعت جاری کر دی جائے تو یقیناً سگریٹ نوشی ختم ہو سکتی ہے۔

○○○

ویت نام سے امریکہ کے تعلقات

۱۹۷۵ء میں ویت نام (جنوبی) میں امریکہ کی تائید و حمایت سے قائم حکومت کو بالآخر کمیونسٹوں نے الٹا دیا اور ویت نام سے امریکہ کو ذلت آمیز شکست کے ساتھ نکلنا پڑا اور سارے ویت نام پر کمیونسٹ حکومت قائم ہو گئی۔ جب سے اب تک عرصہ بیس سال سے امریکہ اور ویت نام کے تعلقات کشیدہ چلے آ رہے ہیں۔ لیکن وقت گذرنے کے ساتھ صورت حال بدلنی شروع ہوئی اور اس سال چند روز قبل امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن نے اعلان کیا کہ وہ اب ویت نام کے ساتھ تعلقات بہتر بنائیں گے۔

ہوچی منہ سٹی 'ویت نام کا دارالحکومت ہے' اس کے واشنگٹن کے ساتھ تعلقات کی خرابی کی ایک وجہ ان ۱۶۰۰ امریکنوں کے بارے میں کسی قسم کی معلومات نہ ملنا تھا جو ویت نام کی جنگ کے خاتمے پر گم ہو چکے تھے۔ گمان غالب یہی ہے کہ وہ جنگ میں کام آ گئے۔

اب صدر کلنٹن نے جو ویت نام سے تعلقات بحال کرنے کا اعلان کیا ہے اس کو ان کے مخالفوں نے ان ۱۶۰۰ امریکی ہیروز کے ساتھ بد عہدی قرار دیا ہے ویت نام امریکہ تعلقات میں ایک نئی لہر بھی حال ہی میں شامل ہوئی ہے۔ لاکھوں ویت نامی جنہوں نے امریکہ کا اقتدار ختم کرنے کے لئے اپنی جانوں کی قربانی دی اب وہی ویت نامی امریکہ جانے کے لئے مضطرب ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ امریکہ جا کر ایک نئی زندگی شروع کریں۔ خیال کیا جا رہا ہے کہ اس سال ۵۰ ہزار ویت نامی ترک وطن کر کے امریکہ جانا چاہتے ہیں۔ امریکہ کے ویزا دفاتر میں ایسے ویت نامیوں کا ہجوم جمع ہے جو امریکہ جانا چاہتا ہے۔

○○○

چیچنیا روس مذاکرات

یورپی یونین کے ایک نمائندے کی موجودگی میں چیچنیا کے مسلمان لیڈروں اور روس کے درمیان مذاکرات میں خاصی پیش رفت ہو رہی ہے۔ ایک عبوری معاہدے کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ روس ایسے حالات پیدا کرے گا جس سے اس علاقے میں انتخابات ہو سکیں۔ چیچنیا کو روس کے آئین کی حدود میں اور کیا مراعات دی جا سکتی ہیں یہ وہ سوال جس پر ابھی بھی بحث جاری ہے۔

یہ مذاکرات فی الحقیقت اس چھوٹی سی مسلمان ریاست کی ایک بڑی کامیابی کا درجہ رکھتے ہیں۔ ورنہ ابتداء میں تو روس کا اندازہ یہ تھا کہ وہ اس ریاست کے باغیوں کو کچل کر رکھ دے گا۔ لیکن چیچن جانبازوں نے قدم قدم پر ایسی سخت مزاحمت کی کہ روسیوں کو لینے کے دینے پڑ گئے۔

مبصرین کا کہنا ہے کہ چیچنیا کا تنازعہ صدر یلسن کو لے ڈوب بھی سکتا ہے۔ جس طرح امریکہ کے صدر لنڈن بی جانسن کو ویت نام کا تنازعہ لے ڈوبا تھا۔

○○○

Lessons All Around

I saw that Pride was slipping down
It fell into a ditch
In rising upto heights of hills
Humility had no hitch.
It made me think and fear a lot
And did disturb my mind.
It put me on the right track
And made me humble and kind
You look around and you will find
A lesson in all you see
For goodly ways and change for better,
Prepared, you have to be.

SONGS OF THE SOUL

اسباق ہر طرف بکھرے پڑے ہیں

میں نے غرور کو دیکھا
کہ وہ نیچے کی طرف پھسل رہا تھا
اور ایک کھائی میں گر گیا
جہاں تک عجز و انکسار کا تعلق ہے
اسے پہاڑیوں کی چوٹیوں کی بلندی تک پہنچنے میں
کوئی بات روک نہیں بن سکتی
اس بات نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا
اور میں بہت ڈرا
اور میرا دل بے چین ہو گیا
اس بات نے مجھے سیدھے راستے پر ڈال دیا
اور مجھے عجز اور مہربانی کا سبق دے دیا
آپ اپنے ارد گرد دیکھیں تو ہر چیز جو آپ کو نظر آئے گی
اس میں ایک سبق ملے گا
بات صرف اتنی ہے کہ اچھی راہیں اختیار کرنے کے لئے
اور اپنے اندر بہتر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے
آپ کو ہر وقت تیار رہنا چاہئے

بقیہ صفحہ 3

ہے۔ کیونکہ ایسے بچوں میں خود غرضی اور نفسانیت نہ ہو گی۔ جب کہ وہ سب کے سب ساتھ مل کر کھانا کھائیں گے۔ (۵) اسراف کی عادت نہ ہو گی۔ جو بچہ کھانے کی چیزیں ہر وقت لیتا رہتا ہے۔ وہ ان میں سے کچھ ضائع کرے گا۔ کچھ کھائے گا لیکن اگر مقررہ وقت پر مقررہ مقدار میں اسے کھانے کی چیز دی جائے گی تو وہ اس میں سے کچھ ضائع نہیں کرے گا۔ پس اس طرح بچہ میں تھوڑی چیز استعمال کرنے اور اسی سے خواہش کے پورا کرنے کی عادت ہو گی (۶) لالچ کا مقابلہ کرنے کی عادت ہو گی۔ مثلاً بازار میں چلتے ہوئے بچہ ایک چیز دیکھ کر کہتا ہے۔ یہ لینی ہے۔ اگر اس وقت اسے نہ لے کر دی جائے تو وہ اپنی خواہش کو دبا لے گا۔ اور پھر بڑا ہونے پر کئی دفعہ دل میں پیدا شدہ لالچ کا مقابلہ کرنے کی اس کو عادت ہو جائے گی۔

اسی طرح گھر میں چیز پڑی ہو اور بچہ مانگے تو کہہ دینا چاہئے کہ کھانے کے وقت پر ملے گی۔ اس سے بھی اس میں یہ قوت پیدا ہو جائے گی کہ نفس کو دبا سکے گا۔

زمیندار گنے 'مولی' گاجر 'گڑ' وغیرہ کے متعلق اسی طرح کر سکتے ہیں۔

(ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہئے تدبیر کر کے سوچ اور غور کرے کہ میں کیا شے ہوں۔ فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے۔ اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 19-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل۔
دین حق میں عورت (ترکی زبان)
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے
سبق نمبر8 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل
کپڑے سینے کی کلاس
6-00 کلام الٰہی کلاس۔
ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 70
7-05 نظم
7-10 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
مکرم ملک جمیل الرحمان رفیق صاحب
وکیل التصنیف سے انٹرویو
7-40 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعرات 20-جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 طبی معاملات - از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
4-25 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے
سبق نمبر9 حصہ اول
5-00 خبریں
5-20 نظم
5-30 اراؤنڈ دی گلوب۔ڈاکومنٹری
6-00 کلام الٰہی کلاس۔
ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر71
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
سیرۃ حضرت ذوالفقار علی خان گوہر
7-30 چلڈرنز کارنر
7-45 قصیدہ
7-50 لقاء مع العرب
8-50 کل کے پروگرام

بقیہ صفحہ 4

متعلق کوئی اور رائے قائم نہیں کر رہا۔ عام اصول بتا رہا ہوں۔ جو کام ہو اپنے ہاتھ سے کرو۔ میرا مطلب ہے اپنے اخراجات کو اپنے ہاتھ میں

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مرید احمد صاحب بھٹی سابق صدر جماعت احمدیہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور شدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ڈیزل انجن برائے فروخت

○ ایک عدد ڈیزل انجن 18 ہارس پاور۔ تیار کردہ آزاد انجینئرنگ لاہور نہایت اچھی چالو حالت میں مکمل بمعہ پنکھا۔ پلی۔ پٹہ شافٹ۔ وغیرہ قابل فروخت ہے۔ ضرورت مند احباب مورخہ 95-7-20 تک دفتر نظامت جائیداد سے رابطہ فرمادیں۔

(ناظم جائیداد)

گمشدہ عینک

○ 1۔ مورخہ یکم جولائی کو ایک بائی فوکل عینک (ڈبل شیشے والی) شام کے قریب کہیں گر گئی ہے۔ اس کا فریم سٹیل کا براؤن رنگ کا ہے۔

2۔ مورخہ 2۔ جولائی کو ایک ہاف گلاس عینک سیاہ رنگ کے کیس میں کہیں گر گئی ہے۔ اس کا بھی سٹیل کا فریم ہے۔

جن صاحب کو ملے براہ کرم محترم صدر صاحب عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے دفتر میں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

رکھو۔ بہت چوکس رہو۔ (صاحب ایمان) بہت ہوشیار ہوتا ہے۔ ہر معاملہ غور و فکر سے دعاؤں کے بعد کرو۔ اپنی ڈاک کا خاص اہتمام رکھو اور کاغذات ہمیشہ محفوظ رکھو۔ کھلے چھوڑ کر کہیں مت جاؤ۔ اپنے رہنے کے کمرہ میں کسی سے ملاقات نہ کرو اور ملاقات کے کمرے میں کاغذات نہ رکھو۔ خطوط میں سے جو ہدایات ہوں ان کو یادداشت کی کتاب میں نقل کرلو۔ باقی غیر ضروری کاغذات کو روزانہ جلا دینا چاہئے۔ اس طرح زیادہ فائل نہیں سنبھالنے پڑیں گے۔ حضرت صاحب کے خطوط محفوظ رکھو۔ اپنی ڈائری روزانہ لکھو۔ روزانہ قرب الٰہی میں ترقی کرو اور اپنے علم میں ترقی کرتے رہو......"

حضرت عرفانی صاحب کی ایک دعا پر اس تعارف کو ختم کرتا ہوں "اللہ تعالیٰ تمہارے ہر کام میں برکت دے اور اپنی خوشنودی کی راہیں کھول دے۔"

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۱۰۳ میں ملک محمد عبداللہ ریحان ولد ملک ولایت خان ریحان قوم ریحان پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چھنی تاجہ ریحان ضلع سرگودھا حال راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین برقبہ ۲۳۔ ایکڑ واقع چھنی تاجہ ریحان ضلع سرگودھا جس کے وارث والدہ صاحبہ چار بھائی چار بہنیں مالیتی تیرہ لاکھ اسی (۸۰) ہزار روپے (۲) مکان نمبر ۱۶/۸ واقع محلہ دارالنصر غربی ربوہ جس کے وارث والدہ صاحبہ چار بھائی اور چار بہنیں مالیتی پچھتر ہزار روپے (۳) پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ واقع احمد باغ سکیم ضلع راولپنڈی مالیتی بائیس ہزار پانچ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ اور مبلغ ۲۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک محمد عبداللہ سٹور کیپر پرل کانٹی نینٹل ہوٹل راولپنڈی گواہ شد نمبر۱ مجید احمد ریحان ولد ملک احمد خاں ریحان ۴۲ پولیس کالونی راولپنڈی گواہ شد نمبر۲ ملک سعید احمد ریحان ۱۵/۸ دارالنصر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۳۰۱۰۴ میں منصور احمد ولد چوہدری غلام محمد قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ربوہ حال دارالحمد نیو مسلم ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۰-۳۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ ۱۰ مرلہ مالیتی تیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد 134 A دارالحمد نیو مسلم ٹاؤن وحدت کالونی لاہور گواہ شد نمبر۱ چوہدری غلام رسول وصیت نمبر۴۰۷۴ گواہ شد نمبر۲ ناصر احمد وصیت نمبر ۲۸۵۹۳۔

مسل نمبر ۳۰۱۰۵ میں فراز حسن ولد عبدالرزاق قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فراز حسن C-3 ایسٹرن اپارٹمنٹ بلاک ۶ گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں گواہ شد نمبر۲ ملک جاوید احمد وصیت نمبر ۲۱۹۸۶۔

مسل نمبر ۳۰۱۰۶ میں عمر سلیم ولد مرزا محمد سلیم قوم راٹھر پیشہ طالب علمی عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گلشن اقبال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۵-۴-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عمر سلیم ساکن B-۲۱۵ بلاک نمبر۶ گلشن اقبال کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ ملک جاوید احمد وصیت نمبر ۲۱۹۸۶۔

عطیہ خون
خدمت بھی
عبادت بھی
(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 13- جولائی- 1995ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم کا جو وفد اسلام آباد میں حکومت کے ساتھ مذاکرات کر رہا ہے اس کی صدر لغاری سے ملاقات منسوخ کر دی گئی۔ ایوان صدر سے ایم کیو ایم کے وفد کو اطلاع دی گئی کہ صدر فاروق لغاری ڈیرہ غازی خان چلے گئے ہیں۔ حکومتی اقدام پر ایم کیو ایم کے وفد نے ناراضگی کا اظہار کیا۔

○ ایم کیو ایم کے مذاکراتی وفد نے سینٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران مسٹر وسیم سجاد نے کہا کہ مذاکرات اچھا آغاز ہیں۔ فریقین کو لچک دار رویہ اپنانا چاہئے ایک دوسرے کو برداشت کرنے سے ہی مسائل حل ہوں گے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ مسٹر الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت ایک طرف مذاکرات کا ڈھونگ رچا رہی ہے اور دوسری طرف دہشت گردی کر رہی ہے۔

○ کراچی میں جاری آپریشن روک دیا گیا ہے۔ اور ایجنسیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مخصوص علاقوں میں محاصرے ختم کر کے ان علاقوں میں صرف گشت کریں۔ تاکہ شہریوں کو عدم تحفظ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

○ ایم کیو ایم الطاف گروپ نے مذاکرات کے موقع پر خیرسگالی کے اظہار کے لئے جمعہ ہفتہ کا احتجاج ملتوی کر دیا ہے۔ ایم کیو ایم نے مطالبہ کیا ہے کہ مذاکرات کے مثبت نتائج کے لئے حکومت بھی رینجرز اور پولیس کو لگام دے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے ساتھ جو ۳۱۔ رکنی ثقافتی وفد امریکہ گیا تھا۔ اس پر ۲۸ کروڑ ۹ لاکھ روپے کا خرچ آیا۔ یہ بات قومی اسمبلی کو وزیر تجارت نے بتائی۔

○ پاکستان کی فوج نے آزاد کشمیر کی سرحد پر بھارت کی روزانہ کی بلا اشتعال فائرنگ کے جواب میں بھرپور کارروائی کرتے ہوئے جورا سیکٹر میں بھارتی فوج کا سپلائی ڈپو تباہ کر دیا ہے۔ تاہم فوری طور پر کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی۔ اس ڈپو سے سیماری ٹاپ اور دیگر چوکیوں تک اسلحہ اور دیگر سامان سپلائی کیا جاتا تھا۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ سندھ کے بعد پنجاب کے حالات کا خراب ہو جانا ملک و ملت کے لئے اچھا نہیں ہے۔ انہوں نے پنجاب میں سیاسی عدم استحکام پر تشویش کا اظہار کیا۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت علاقائی امن اور پاکستان سے بہتر تعلقات چاہتا ہے تو مسئلہ کشمیر حل کرے۔ شہداء اور حریت پسندوں کو ہم سلام کہتے ہیں۔ کشمیریوں کی حمایت جاری رکھیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری کاوشوں سے مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کی قیادت کو مل بیٹھنے کا موقع ملا ہے۔ بھارت کشمیر میں الیکشن نہیں کرا سکا۔ وزیر اعظم جموں کشمیر کونسل کے بجٹ اجلاس سے خطاب فرما رہی تھیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ملکی مفاد کے مخالفوں کا ہاتھ روکنے کا جرم ہم بار بار کرتے رہیں گے۔ کراچی کے حالات پر ہر محب وطن پاکستانی خون کے آنسو رو رہا ہے۔ گھناؤنی سازش بے نقاب کرنی ہوگی کشمیر کا سودا کرنا' ایٹمی توانائی کا پروگرام کیپ کرنا' اور غیر ملکی سرمایہ کاری ملک کو یہودی لابی کے پاس گروی رکھنے کے مترادف ہے۔

○ وزیر داخلہ جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ الطاف حسین واپس آجائیں۔ یہی ان کے حق میں بہتر ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ انٹرپول کے ساتھ ہمارا مسلسل رابطہ ہے ان کی واپسی کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔

○ پارلیمنٹ ہاؤس میں کراچی کی صورت حال پر ایم کیو ایم اور حکومت کے درمیان مذاکرات کے دوران حفاظتی انتظامات کو ناقص قرار دیا گیا ہے۔ آئندہ سے پارلیمنٹ ہاؤس کی مکمل ناکہ بندی کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ صحافی بھی داخل نہ ہو سکیں گے۔

○ کراچی میں گذشتہ روز ایک تھانیدار سمیت ۷۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ کورنگی اور اورنگی کے علاقے میں پھر سے وہی ویرانی نظر آرہی ہے کراچی کے مختلف علاقوں میں فائرنگ اور تشدد کے واقعات ہوئے۔ ابھی تک پورا امن قائم نہیں ہو سکا۔

○ بھارت نے پاکستان کی سرحد پر ۱۰۰ پرتھوی میزائیل نصب کر دیئے ہیں۔

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ بھارتی میزائیل پروگرام سے علاقے میں کشیدگی کئی گنا بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ دونوں ملک اسلحہ کی دوڑ سے گریز کریں اور کشیدگی کی سطح کو بھی کم کر دیں۔ صدر نے بتایا کہ ایم کیو ایم کے خلاف آپریشن نہیں ہو رہا۔ صرف ایجنسیاں دفاعی پٹرولنگ کر رہی ہیں۔

○ لاہور میں گلبرگ مین بلیوارڈ میں مجسٹریٹ سے چھینی گئی گاڑی میں ڈکیتی کی کوشش کرنے والے تین ڈاکوؤں کو پولیس نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ یہ ڈاکو ایک جیولری شاپ لوٹنے آئے تھے۔ مجسٹریٹ نے اپنی گاڑی پہچان کر موبائل پولیس کو اطلاع کر دی۔ پولیس کو دیکھ کر ڈاکوؤں نے فائرنگ کی جس کا پولیس نے جواب دیا۔

○ پنجاب کے وزیر تعلیم مسٹر ریاض فتیانہ کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری لاہور ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے معطل کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ وزیر موصوف کے خلاف توہین عدالت کی کارروائی کی سماعت بھی روک دی ہے۔ مسٹر فتیانہ اس وقت عدالت میں موجود تھے۔

○ قومی اسمبلی کے سابق رکن حاجی ایوب آفریدی کے خلاف اینٹی نارکوٹکس ٹاسک فورس کی درخواست پر کسٹمز جج نے ایوب آفریدی اور ان کے ۱۲ رشتہ داروں کی جائیداد کی ضبطی کا حکم دیا ہے۔ پشاور ہائی کورٹ نے اس بارہ میں حکم امتناعی خارج کر دیا۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اللہ میرے ساتھ ہے۔ مجھے کوئی نہیں ہٹا سکتا۔ میری حکومت مستحکم ہے۔ جب اللہ میرے ساتھ ہے تو پھر کس بات کا خطرہ۔ انہوں نے کہا کہ عدم اعتماد کی باتیں کرنے والوں کو ناکامی ہوگی۔

بھٹی ہومیو کلینک اوقات (آجکل)
رحمت بازار صبح ½9 تا ا بجے شام 6 تا 9 بجے
دارالیمن ½7 تا ½9 بجے
ناغہ بروز جمعہ کا پہلا ٹائم - فون نمائش: 211186

ORTHODONTICS
(Fixed Braces)
کے ذریعے ٹیڑھے دانتوں کو سیدھا کروایئے
رابطہ
ڈاکٹر کرنل (ر) صلاح الدین احمد
کیولری ڈینٹل کلینک
بالمقابل ایچ کریم بخش نزد TCS
کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ
فون : 380856

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت /9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
21- مال روڈ
نیو محمود ٹیلیویژن لاہور
فون : { 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175 }

ہائی کوالٹی ڈش
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام
آزمودہ
گارنٹی شدہ
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون : 211274

لندن کی سستی ٹکٹوں کے لئے لاہور میں آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
Galaxy Travel Services (PVT) LtD
3-Transport House Egerton Road Lahore
Tel : 6310449 ,6366588 ,6367099

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں • کیڈمیم کیساتھ تیار شدہ بغیر ٹانکے کے زیورات۔
• زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی۔
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز : میاں نسیم احمد طاہر
میاں وسیم احمد
فون : دوکان 837 : گھر 212175